Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۳۰ صفر ۱۳۹۲ھ ۱۵ شہادت ۱۳۵۱ہش ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۸۵

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۴ شہادت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں۔

ربوہ - ۱۴ شہادت - حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت قدرے ناساز ہے - احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے - آمین۔

میرے والد محترم صوفی عطا محمد صاحب کی طبیعت گزشتہ رات سے زیادہ خراب ہے - تمام احباب و بزرگان جماعت سے درخواست دعا ہے (پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم اے - ربوہ)

کبڈی ٹورنامنٹ کا افتتاح آج ساڑھے چار بجے ہوگا

آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کا افتتاح آج ۱۴ اپریل بروز جمعہ محترم جناب کمشنر صاحب سرگودھا ڈویژن مسجد اقصیٰ کے ملحق میدان میں فرمائیں گے۔ شائقین زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر حوصلہ افزائی فرمائیں (سیکرٹری ٹورنامنٹ)

ارشادات حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

مرکزِ سلسلہ ربوہ کو باہمی تعاون کے ساتھ صاف ستھرا اور خوبصورت شہر بنانے کی کوشش کرو

شہر کی صفائی کی طرف توجہ کرو اور درخت، پھول اور سبزیاں اُگاؤ!

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۵ء میں اپنی ایک تقریر میں فرمایا:-

"شہر کی صفائی کا باقاعدہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے شہر کی جو بدنامی ہوتی ہے اس سے سلسلہ کی بھی بدنامی ہوتی ہے ربوہ مشہور شہر ہے۔ جو لوگ پاکستان آئیں گے وہ اب یہاں بھی آئیں گے۔ اگر یہاں صفائی کا معیار دوسرے شہروں کی صفائی سے بلند ہوگا تو وہ یہ نہیں کہیں گے کہ احمدیوں کی تنظیم تو بہت اچھی ہے لیکن ان کا شہر بہت گندہ ہے۔ پس شہر کی صفائی کی طرف توجہ کرو۔ اور درخت اور پھول اور سبزیاں اُگاؤ۔ جن لوگوں نے گھروں میں درخت لگائے ہوئے ہیں، اُنہیں دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے۔ گلی میں سے گذریں تو لہلہاتے درخت نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں لیکن اصل میں یہ کام میونسپل کمیٹی اور لوکل انجمن کا ہے۔ اگر سارے مل کر کوشش کریں تو وہ شہر کو دُلہن بنا سکتے ہیں۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو باہر سے آنے والے یہاں سے خوشگوار اثر لیکر جائیں گے۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی چھوٹی باتوں میں کتنے بڑے نکات بیان فرمائے ہیں۔ احادیث میں آتا ہے آپؐ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اللہ تعالیٰ خود بھی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند بھی کرتا ہے۔ اب یحب الجمال کے یہ معنے تو نہیں کہ انسان کے ناک، کان، ہاتھ اور آنکھیں خوبصورت دکھائی دیں۔ یہ چیزیں تو انسان بناتا ہی نہیں، یہ تو خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ اسلئے یحب الجمال سے وہ خوبصورتی مراد نہیں جو خدا تعالیٰ بناتا ہے بلکہ اس سے مُراد وہ خوبصورتی ہے جو ہمارے اختیار میں ہے اور وہ صفائی ہے۔ ہر چیز کو نظافت سے رکھنا اور ہر چیز کو سلیقہ سے رکھنا۔ یہی وہ جمال ہے جو ہم خود بناتے ہیں۔ ورنہ ناک، کان، ہاتھ اور آنکھیں تو نہ ہم بناتے ہیں اور نہ انسانوں میں سے کوئی اور بناتا ہے۔ ان کو بنانے والا تو خود خدا تعالیٰ ہے۔ اسلئے اگر یہ اچھے ہیں تو ہماری کوئی خوبی نہیں۔ اور اگر اچھے نہیں تو ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اپنے گھر کے سامنے صفائی رکھنا تو ہماری خوبی ہے۔ سبزہ، درخت اور پھول لگانے تو ہماری خوبی ہیں۔ اب بھی جب میں تصور کرتا ہوں تو یورپ کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے، ہر گھر میں دروازوں کے آگے چھجے بنے ہوئے ہیں اور اُنپر بکسوں میں بھری ہوئی مٹی پڑی ہے۔ اور اس میں پھول لگے ہوئے ہیں۔ جس گلی میں سے گذرو، پھول ہی پھول نظر آتے ہیں اور سارا شہر ایک گلدستہ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ ربوہ بھی اسی طرح بنایا جا سکتا ہے۔ بڑی محنت کی ضرورت نہیں تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سے بیوی بچوں کو باغبانی کا فن بھی آجاتا ہے، صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے اور کچھ آمد کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً گھروں میں خربوزے، ککڑی اور دوسری چیزیں لگا دی جائیں تو خوبصورتی کی خوبصورتی نظر آئیگی، صحت بھی اچھی رہے گی اور کھانے کو ترکاری بھی مل جائیگی جو یہاں نصیب نہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ یورپ کا ڈاکٹر بھی کہتا ہے کہ سبزیاں کھاؤ۔ اور پاکستان کا ڈاکٹر بھی کہتا ہے کہ سبزیاں کھاؤ۔ مگر پاکستان میں سبزیاں نہیں ملتیں۔ اگر لوگ گھروں میں سبزیاں لگانے لگ جائیں اور سبزیاں کھانے کی عادت ڈالیں تو اس سے اُن کی صحت میں بھی ترقی ہوگی۔ اور پھر جو شخص گھروں میں سبزیاں لگائے گا۔ اور اُسے سبزی کھانے کی عادت ہوگی۔ وہ دُکاندار سے بھی اصرار کریگا کہ سبزیاں لاؤ۔ اور دُکاندار آگے زمینداروں سے اصرار کریگا کہ تم سبزیاں اُگاؤ۔ اِس طرح مُلک میں سبزیاں کاشت کرنے کا رواج عام ہو جائے گا۔

پس تم شہر کو خوبصورت بناؤ۔ تا تمہارے دل بھی خوبصورت ہو جائیں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا کسقدر خیال تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگو! نماز میں تم اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو۔ اگر تم صفیں سیدھی نہیں کرو گے تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اب صفیں سیدھی رکھنے کا حکم اسلئے دیا گیا ہے کہ دُور سے دیکھنے والے کو صفیں خوبصورت معلوم ہوں۔ پس ان اللہ جمیل یحب الجمال سے مُراد زیبائش ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود بڑا دیدہ زیب ہے اور وہ زیبائش کو ہی پسند کرتا ہے۔ سو تم اپنے اندر زیبائش پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائیگا اور تمہاری مدد کرے گا۔"

(الفضل ۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء ص۶)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ
الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ؍شہادت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مال کے تبشیری اور تنذیری پہلو

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنی بھی نعمتیں عطا کی ہیں وہ انسان کے لئے رحمت کا موجب بھی ہیں اور فتنہ کا باعث بھی۔ نعمتوں کا صحیح استعمال رحمت کا موجب ثابت ہو کر انسان کو جنت کا مستحق بناتا ہے اور ان کا غلط استعمال فتنہ کا باعث بن کر اسے دوزخ کا وارث بنائے بغیر نہیں رہتا۔

مال بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مال کے لئے فضل اور رحمت کے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں اور اسے فتنہ کا باعث بھی قرار دیا ہے۔ مال فضل اور رحمت اسی صورت میں ثابت ہوتا ہے کہ انسان مال کی محبت میں گرفتار ہو کر اسے بند نہ کر چھوڑے بلکہ اسے خدائی احکام کے مطابق بے دریغ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ اسی طرح مال فتنہ اس وقت ثابت ہوتا جب انسان مال کی محبت میں گرفتار ہو کر اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گھبراتا ہے۔ چونکہ مال کی محبت اور انفاق فی سبیل اللہ سے اجتناب انسان کو بالآخر دوزخ میں پہنچانے کا موجب بنتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارہ میں مسلمانوں کو خبردار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (التوبہ آیت ۳۴، ۳۵)

یعنی وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ کے راستہ میں اسے خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ یہ عذاب اس دن ہوگا، جبکہ اس جمع شدہ سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس سونے اور چاندی سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنے نفسوں کے لئے جمع کرتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کے مزہ کو چکھو۔

مال کے تبشیری اور تنذیری دونوں پہلوؤں کے پیش نظر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو بار بار تلقین فرماتے تھے کہ وہ مال کے فتنہ سے بچیں۔ یہ نہیں کہ آپؐ مال کمانے سے منع کرتے تھے، آپؐ ایسا کر بھی کیسے سکتے تھے جبکہ خدا تعالیٰ نے مال کو فضل اور رحمت قرار دیا ہے آپؐ نہ صرف یہ کہ مال کمانے سے منع نہیں کرتے تھے بلکہ معاشی جدوجہد کی ترغیب دلایا کرتے تھے البتہ یہ احتیاط برتنے پر خاص زور دیا کرتے تھے کہ وہ مال سے محبت نہ کریں بلکہ مال کمائیں ہی اسلئے کہ وہ اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی یعنی اُس کی جنتوں کے مستحق ٹھہریں۔ اسی لئے آپ بار بار یہ امر اُن کے ذہن نشین کراتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال توشۂ آخرت کا کام دے گا یعنی اسکے نتیجہ میں دوزخ کے عذاب سے نجات ملے گی اور جنت الفردوس کا ابدی آرام، ابدی سکون اور ابدی راحت انسان کے حصہ میں آئے گی۔ چنانچہ ایک دفعہ آپؐ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"اے لوگو! مرنے سے پہلے اپنے لئے کچھ سامان کر لو۔ بخدا تم میں سے ہر ایک شخص پر موت کی بیہوشی طاری ہو جائے گی اور وہ اپنی بکریوں (مال مویشی) کو بغیر نگہبان کے چھوڑ جائے گا۔ پھر خدا (جسے نہ ترجمان کی ضرورت ہے نہ دربان کی حاجت) اُس سے پُوچھے گا کیا میرے رسول نے آکر تمہیں میرے احکام نہیں پہنچائے تھے اور مَیں نے تم کو دولت نہیں دی تھی اور اپنے فضل وکرم سے نوازا نہیں تھا۔ پس بتاؤ تم نے اپنے لئے کیا سامان کر چھوڑا ہے؟ اُس وقت وہ حیران ہو کر دائیں بائیں دیکھے گا مگر کسی چیز پر نظر نہیں پڑیگی۔ پھر سامنے کی طرف نظر اُٹھائے گا تو دوزخ ہی دکھائی دے گا۔ پس جس کو توفیق ہو وہ اپنے آپکو اس آگ سے بچالے گو کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی کیوں نہ ہو۔ اور جس کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر ہی اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے بچالے کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک دیا جائے گا۔" (جمہرۃ خطب العرب ص۵۵)

جہاں آپؐ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اجتناب کو دوزخ میں پہنچانے کا ذریعہ قرار دیا وہاں انفاق فی سبیل اللہ کو حصول جنت کا حتمی اور یقینی ذریعہ بتایا چنانچہ ایک اور خطبہ میں فرمایا:۔

"اے لوگو! اطاعت کے زیور سے آراستہ ہو جاؤ اور خوف کی اوڑھنی اوڑھ لو، آخرت کو اپنا بنا لو اور وہاں اپنا ٹھکانہ بنانے کی یہاں کوشش کرو۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہیں عنقریب یہاں سے رحلت کر کے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے، وہاں سوائے نیک اعمال اور صدقہ جاریہ کے کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔ تم اپنے اعمال کے مطابق ان کا بدلہ پاؤ گے، سو دنیا کی چمک دمک سے دھوکہ کھا کر جنت کے بلند رتبوں سے محروم نہ رہنا۔" (خطبات نبوی صفحہ ۵۰، ۵۱)

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کے تبشیری اور تنذیری دونوں پہلوؤں اور ان کے نہایت دُور رس نتائج و عواقب کو کھول کھول کر بیان کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات کا مطالعہ کیا جائے تو یہ امر واضح ہوتا ہے کہ آپؐ کے خطبات کا موضوع اکثر و بیشتر توشۂ آخرت فراہم کرنا ہوتا تھا۔ آپؐ کی اس عدیم النظیر تربیت کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں سے مال کی محبت اس طرح نکل گئی تھی جس طرح کبوتر گھونسلہ سے پرواز کر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا ایک خاص جوش عطا فرمایا تھا۔ انفاق فی سبیل اللہ کا یہ بے مثال جذبہ ہی تو تھا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات میں معراج کو پہنچ کر قربانی کے اُس شاندار مظاہرہ پر منتج ہوا جس پر آج بھی دنیا حیرت زدہ ہو کر احترام سے گردنیں جھکائے بغیر نہیں رہتی۔ وہ مظاہرہ یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک دینی ضرورت کے لئے چندہ کی اپیل فرمائی اور حضرت ابوبکرؓ کُل اثاث البیت لیکر آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے ماموریں کے ذریعہ جو انقلاب رُونما ہوتا ہے اس کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اپنی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ اپنے متبعین کی ایسی قلبِ ماہیت کرتے ہیں کہ وہ دنیا اور اس کی آلائشوں سے پاک ہو کر کلی طور پر رُو بخدا ہو جاتے ہیں۔ مال کی محبت ان کے دلوں سے نکل جاتی ہے اور وہ اسے بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کر کے توشۂ آخرت فراہم کرنے میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔ ان کی تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مال خود اُسی کی راہ میں کام آکر ان کے لئے رحمت کا موجب بنے نہ کہ انفاق فی سبیل اللہ سے پہلو تہی کے نتیجہ میں فتنہ کا باعث۔

"پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو" (کلامِ محمود)

آج اک درد مرے دل میں اٹھا ہے پیارو
سینۂ عشق میں اک حشر بپا ہے پیارو

لاکھ شیرینیٔ گفتار بھی ہو تو بیکار
اَنَا خَیْرٌ تو بڑی تلخ نوا ہے پیارو

کُوئے محبوب کو جاتی ہے فقط ایک ہی راہ
اور وہ راہ، رہِ تسلیم و رضا ہے پیارو

عشق کو راس نہیں خودسری و خودغرضی
عشق تو کشمکشِ بیم و رجا ہے پیارو

اس کے ہر تار سے وابستہ دل و جاں اپنے
یہ خلافت تو محبّت کی ردا ہے پیارو

کتنی تاکید سے اصرار سے تکرار کے ساتھ
ہمیں آئینِ جماعت کا ملا ہے پیارو

یادِ محمود بس گردشِ ایام نہ ہو
"پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو"

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی ڈاکٹروں کے ایک خصوصی اجتماع سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

مغربی افریقہ میں ہیلتھ سنٹرز کا قیام اسلام کی تبلیغ کیلئے ہر لحاظ سے مفید ہے

فرمودہ ۳۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء بمقام دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

(۳)

یہاں مولوی صاحبان تو ہمارے خلاف بولتے رہتے ہیں۔ اس وقت تک اس سلسلہ میں ہمارے خلاف مولویوں کی طرف سے دو قسم کی تنقید ہو چکی ہے ایک مولوی صاحب نے سرگودھا میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ پاکستانی حکومت کو چاہیئے کہ نائیجریا کے احمدیوں کو "گگا" روکے کہ وہاں یہ براڈ کاسٹنگ سٹیشن نہ لگائیں۔ مولویوں کی تنقید اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے اور دوسرے لائلپور کے مولوی صاحب ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کھول کر حکومت سے بڑا فراڈ کیا گیا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ یہاں کے سرمایہ دار روپیہ باہر بھجوا سکیں اور اس وقت تک دو کروڑ روپیہ باہر جا چکا ہے اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ ان کو فارن ایکسچینج نہ دے اس سلسلہ میں فارن ایکسچینج نہ ہم نے مانگا ہے نہ انہوں نے دیا ہے ایک دھیلہ بھی نہیں دیا۔ یعنی ہمیں اس وقت تک مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ ایک اور رپورٹ ہے کہ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" نعوذ باللہ ایک Dummy scheme ہے یہ تبلیغ کے لئے نہیں بلکہ بعض سیاسی پارٹیوں کو مدد دینے کیلئے روپیہ اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ پس اس قسم کی تنقیدیں ہو چکی ہیں۔ ویسے ہم خوش ہیں۔ تم بولتے جاؤ ہم کام کرتے جائیں گے۔

میں نے ایک شرط لگائی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان اسے یاد رکھیں۔ ہم پہلے یہاں سے جو

سکول ٹیچرز

بھیجتے تھے (چنانچہ جہاں جہاں ہمارے سکول اسٹیبلش ہو گئے ہیں) وہاں ان کی ساری تنخواہیں حکومت دیتی ہے۔ مثلاً سیرالیون میں اس وقت ہمارے چار سکول۔ اس ملک میں چوٹی کے ہیں یعنی فری ٹاؤن میں "بو" میں "جورو" میں اور بو اچھے بڑے ہیں ہمارے جو سکول ہیں وہ چوٹی کے سکول سمجھے جاتے ہیں۔ "بو" سے ستر میل کے فاصلے پر نارتھ ایسٹ میں "جورو" ہے اور "فری بیا" ستر میل نارتھ ویسٹ میں "بواجے بو" ہے یہ سکول بڑے بفضل ہیں۔ اساتذہ کی تنخواہیں اور سکول کا سارا خرچ حکومت برداشت کرتی ہے۔ لیبارٹریز کو equip کرنے کا سارا خرچ حکومت دیتی ہے اور وہاں ہمارے سکولوں کی لیبارٹریز اتنی اچھی ہیں کہ یہاں ہمارے انٹرمیڈیٹ کالج کو تو چھوڑیں اکثر گورنمنٹ ڈگری کالجز میں بھی اتنی اچھی لیبارٹریز نہیں یا اس قسم کا سائنس اپریٹس نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا ان سے دیا جہاں بھی کوئی Latest چیز تیار ہوتی ہے وہاں سے منگوا کر اپنی لیبارٹریز کو مکمل کیا ہے اور ان کے اتنے بڑے خرچ کے باوجود سکولوں میں پالیسی ہماری چلتی ہے یعنی خرچ ان کا اور پالیسی ہماری۔ حکومت نے کچھ عرصہ ہوا بعض کرسچن اور غیر احمدی ٹیچرز بھی ہمارے سکولوں میں لگا دیئے تھے کیونکہ ان ساروں کی تقرری تو حکومت خود کرتی ہے۔ چنانچہ جب یہ صورت پیدا ہوئی تو شروع میں ہمیں خیال تھا کہ کہیں وہ تکلیف نہ دیں لیکن اب تجربے نے ثابت کیا ہے کہ وہ بڑا تعاون کرنے والے ہیں۔ ان میں سے بہت سارے احمدی ہو گئے ہیں۔ جب میں گیا ہوں تو سکول ٹیچرز میں سے بھی بعض نے بیعت کر لی۔ ایک سکول میں سو لڑکوں نے بیعت کی۔ ایک دوسرے سکول کے ساٹھ ستر طلباء نے بیعت کی اور ایک تیسرے سکول میں سے بھی ساٹھ ستر نے بیعت کر لی لیکن "بو" میں وہ ایسا نہ کر سکے کیونکہ جب ہم "بو" میں دو تین دن کے لئے گئے تو سارا سٹاف اور جماعت کے عہدیدار انتظام وغیرہ میں لگے ہوتے تھے۔ سکول کے لڑکوں کو انہوں نے کہا ہی نہیں کہ جو بیعت کرنا چاہتا ہے وہ بیعت کر لے۔ حضرت صاحب آئے ہوئے ہیں۔ وہاں پر جو طلباء "جورو" سے آئے تھے وہ بھی اپنے ساتھ ۷۰ بیعت فارم بھر کے آئے تھے وہیں "بواجے بو" سے ساٹھ ستر بیعت فارم ساتھ لے کر آئے تھے۔ جب میں وہاں سے واپس آ گیا تو "بو" کے سکول کے لڑکے استادوں کے پیچھے پڑ گئے کہ آپ نے ہم پر بڑا ظلم کیا ہے۔ حضرت صاحب یہاں آئے تھے اور آپ نے ہماری بیعت نہیں کروائی اور پھر غالباً سو بیعتیں انہوں نے بذریعہ ڈاک کروائیں۔

فری ٹاؤن میں ہمارا جو سکول ہے اس میں اس دفعہ ۲۷ طلباء نے آخری کلاس کا امتحان دیا (یہ دراصل سینئر کیمبرج کے برابر ہے) اور جب انہوں نے یہ امتحان پاس کیا تو بلا استثناء ہر ایک نے بیعت کی اور اپنے سرٹیفکیٹ لے کر چلے گئے۔ غرض خرچ سارا حکومت کرتی ہے اور پالیسی ہماری چلتی ہے تبلیغ ہماری ہو رہی ہے۔ انہوں نے ہمیں تبلیغ کرنے کی آزادی دے رکھی ہے۔

سکول کے اساتذہ جو یہاں سے گئے ہیں وہ بھی مبلغوں سے کم نہیں ہیں۔ وہ بھی افریقنوں سے بڑا پیار کرتے ہیں۔ وہ قومیں پیار کی بھوکی ہیں اتنی پیار کی بھوکی ہیں کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ مجھے بھی اس کا پہلے اندازہ نہیں تھا۔ مجھے بھی پہلی بار اس وقت اندازہ ہوا جب میں نے ایک افریقی بچے کو اٹھا کر پیار کیا تو آٹھ دس ہزار کے مجمع میں ایک ایسی خوشی کی لہر دوڑ گئی جس کے آثار نہ صرف میری آنکھوں نے ان کے چہروں پر دیکھے بلکہ میرے کانوں نے بھی اس خوشی کو سنا۔ ان کے اوپر اتنا زبردست اثر ہوا کیونکہ ہمارے جانے سے پہلے وہ قومیں یہ سمجھتی تھیں کہ دنیا میں کوئی قوم پیدا نہیں ہوئی جو ہم سے پیار کر سکے کیونکہ انگریزوں نے Message of Love دے کر اپنے پادریوں کو بھیجا تھا۔ انہوں نے آ کر لوگوں کے سامنے محبت کے پیغام کا پرچار کیا تھا مگر ان کے پیچھے ان کی توپیں آ رہی تھیں۔ میں ان سے یہ کہتا تھا کہ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے اعلان یہی کیا تھا کہ ہم Message of Love لے کر آتے ہیں لیکن ان پادریوں کی صفوں کے پیچھے غیر ملکوں کی جو فوجیں داخل ہو رہی تھیں ان کی توپوں کے مونہوں سے پھول نہیں جھڑتے تھے گولے برستے تھے اور مجھ سے تمہیں اس کا زیادہ پتہ ہے اس واسطے مجھے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ عیسائیوں کے اس سلوک کا ان پر بڑا ناپسندیدہ اثر ہے اور وہ بڑے سخت متنفر ہیں یعقوبو گوون ہیں تو عیسائی مگر وہ غیر ملکی حکومتوں کو [illegible] نہیں کر رہا تھا بلکہ فارن کرسچن مشن کے متعلق خود ان کا نام لے کر کہا کہ انہوں نے بیافرا کی خانہ جنگی میں ہمارے ملک کو تباہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے خدا تعالیٰ نے فضل کیا کہ ہم بچ گئے۔

اور پھر ہم نے افریقہ میں جو کچھ کمایا وہ انہی پر خرچ کر دیا یہ ہو سکتا ہے کہ افریقن ملکوں کے اندر ایک دوسرے کو چلا گیا ہو لیکن ایسا بھی بہت کم ہوا ہے کیونکہ ابھی وہ اس سٹیج پر پہنچے ہیں کہ دوسرے ملک کو مالی طور پر سپورٹ کر سکیں لیکن اس وقت تک یہ حال تھا کہ جتنے پیسے کماتے وہ اس ملک میں انویسٹ کر دیتے ان حکومتوں کو بھی علم ہے اور عوام کو بھی اس کا علم ہے۔

پھر جو میں نے ان سے پیار کیا وہ بہت ہی زیادہ تھا۔ میں نے اپنے مبلغوں سے کہا تھا کہ اب تمہارے لئے مشکل پڑ گئی ہے کیونکہ یہ میرے پیار کے عادی ہو گئے ہیں۔ اب تم سے وہی پیار چاہیں گے اس لئے اس میں سستی نہ کرنا۔ ہمارے مبلغ ماشاء اللہ بڑے اچھے ہیں سوائے ان میں سے ایک دو ناتجربہ کار مبلغ بھی تھے جن کے بارہ میں میں نے خطبہ میں ذکر کیا تھا وہ تو واپس آ رہے ہیں۔

میں نے کسی تقریر یا خطبہ میں بتایا تھا کہ زیمبیا (ایسٹ افریقہ) کے ایک وزیر لندن ایئرپورٹ پر اسی کمرہ میں تھے جس میں ہم نے جا کر انتظار کرنا تھا۔ ہمارے ساتھ بیس پچیس مقامی احباب بھی تھے ان کے ساتھ زیمبیا کا ہائی کمشنر (متعینہ انگلستان) اور اس کا ایک دس بارہ سال کا بیٹا تھا۔ مجھ سے دوستوں نے فوٹوؤں پر دستخط کروانے شروع کئے تو اس بچے کو بھی شوق پیدا ہوا تو وہ بھی میرے پاس نوٹ لے آیا میں نے سوچا یہ تو پیار کے بھوکے ہیں۔ اس کے نوٹ پر دستخط نہ کروں۔ چنانچہ میں نے اپنی جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس پر دستخط کئے اور اسے دے دیا یہ تو معمولی بات تھی لیکن جو اصل چیز تھی جس کا اس وزیر پر بھی اثر ہوا وہ میرا اس بچے کو گلے لگا کر پیار کرنا تھا۔ اب چند سیکنڈ وقت خرچ ہوا ایک دھیلہ اس پر خرچ نہیں کیا پیار کا ایک اظہار ہی تو ہے مگر اس کا ان پر بہت اثر ہوا وہ وزیر اگرچہ پہلے مجھ سے مل چکے تھے لیکن جب انکے جہاز کے اڑنے کی اناؤنسمنٹ ہوئی اور جہاز میں بیٹھنے کے لئے جانے لگے تو پھر میرے پاس آ گئے اور شکریہ ادا کرنے لگے اور ان کا حال یہ تھا کہ ان کے ہونٹ پھڑ پھڑا رہے تھے اور منہ سے صحیح الفاظ نہیں نکل رہے تھے کہ ہم آپ کے بڑے ممنون ہیں اس لئے ممنون ہیں کہ آپ نے ہمارے بچے سے پیار کیا ہے۔

پس وہاں کے لوگوں کی اس قسم کی ذہنیت ہے اسلئے ہمیں ایسے ڈاکٹر چاہئیں جو ان لوگوں سے پیار کرنے والے ہوں اور دعائیں کرنے والے ہوں۔ چونکہ بارہ جگہ سے منظوری آ چکی ہے اس لئے یہ بارہ ڈاکٹر تو مجھے ابھی چاہئیں ویسے اس وقت تک ہمارے پاس پندرہ سولہ ڈاکٹروں کے نام تو آ چکے ہیں لیکن ان میں سے اکثر نوجوان ہیں اگر بوڑھے نہیں جائیں گے تو پھر نوجوانوں کو بھیجنا پڑے گا ✱✱

✱✱ ہمارے اگر ہزار ڈاکٹر بھی ہوں تو اس میں سے بھی ایک سو ڈاکٹر ملنا چاہیئے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
کی
اہم دینی مصروفیات

مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

مبلغین کی ریفریشر کلاس کو حضور کی طرف سے دعوتِ عصرانہ

پچھلے دنوں حضور نے ازراہِ شفقت مبلغین کی ریفریشر کلاس کو قصرِ خلافت کے خوشنما باغ میں دعوتِ چائے پر بلایا۔ یہ ریفریشر کلاس حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں ایک ماہ کے لئے جاری کی گئی تھی اس کے انچارج گھانا کے مبلغ مکرم عبدالوہاب صاحب آدم ہیں۔ حضور دورانِ کورس دو مرتبہ کلاس میں تشریف لے گئے اور بعض اہم دینی مسائل پر نہایت عام فہم انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور کی طرف سے دئے گئے اس عصرانہ میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین اور مکرم صاحبزادہ عبدالحمید صاحب آف لکی کو بھی شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

گھوڑوں کی پرورش سے متعلق ایک سوال کا جواب

حضور نے اس موقع پر فرمایا کہ ایک شخص نے یہ اعتراض کیا ہے کہ خلیفۃ المسیح گھوڑوں کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں اور خود بھی گھوڑے پال رکھے ہیں جب کہ گھوڑوں کی افزائش سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

معترض نے مذہب اسلام کو سمجھے بغیر اعتراض کر دیا ہے حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث صرف گھوڑوں کی افزائش ان کی عادات کے مطالعہ اور ان کی نگہداشت کے بارہ میں ہیں۔ میں نے ان احادیث کو اکٹھا کرنا شروع کیا ہے اور اس مجموعہ کا نام "کتاب الخیل" رکھا ہے اور یہ ایک ضخیم کتاب بنتی جارہی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھوڑے کی پیشانی میں تمہارے لئے قیامت تک برکت رکھی گئی ہے کیا ایک برکت والی چیز کی نگہداشت مذہب کا حصہ نہیں ہے؟ پھر قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ وہ بھی گھوڑوں سے پیار کرتے تھے اور اعلےٰ نسل کے گھوڑوں کی تلاش کرتے تھے چنانچہ فرمایا:۔

إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۔

(ص آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ داؤد یاد کر جب اس کے سامنے شام کے وقت اعلیٰ درجہ کے گھوڑے پیش کئے گئے تو اس نے کہا میں دنیا کی اچھی چیزوں سے اس لئے محبت رکھتا ہوں کہ وہ مجھے میرے رب کی یاد دلاتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ گھوڑے اوٹ میں آگئے پھر آگے چل کر آتا ہے کہ

رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ۔

ترجمہ: (اس نے کہا) ان کو میری طرف واپس لاؤ (جب وہ آگئے) تو وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر تھپکنے لگا"۔

یہاں حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھے ہر خوبصورت چیز اللہ کی یاد دلاتی ہے۔ اور آپ نے ان گھوڑوں کو پیار کیا تو کیا یہ قابل اعتراض بات ہے کہ خدا کا نبی گھوڑوں کو پیار کرتا پھرے۔ ہرگز نہیں۔ فرمایا۔ معترض خود اسلام سے واقف نہیں ہے اس نے بلا سوچے سمجھے اور اس کے دل میں وساوس پیدا ہو گئے۔

ایک دعوتِ چائے میں شرکت

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ گھانا نے ربوہ کے غیر ملکی طلباء کو چائے پر مدعو کیا۔ حضور اقدس نے ازراہ ذرہ نوازی مکرم بشارت بشیر صاحب کی دعوتِ چائے منظور فرمائی۔ اس موقع پر ایک غیر از جماعت دوست بھی موجود تھے حضور نے غیر ملکی طلباء سے ان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا انہوں نے بتایا کہ قریباً ۲۳ غیر ملکی طلباء ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔ حضور نے اس غیر از جماعت دوست کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ جس شخص کے اتنے رنگ و نسل کے بچے ہوں۔ اس کو کسی کی مخالفت کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے فرمایا۔ اسلام نے رنگ و نسل کی تمیز بالکل مٹا دی ہے۔ اسلام نے صرف تقویٰ کو معیارِ اکرام رکھا ہے۔ فرمایا۔ میں جب افریقہ کے دورہ سے واپسی پر لندن ایئر پورٹ لاؤنج میں آیا تو ایک افریقی بچہ کو دیکھا کہ میں نے پیار کیا اور گلے سے لگا لیا اس کے والد جو مشرقی افریقہ کے ایک ملک کے انگلستان میں سفیر ہیں پاس ہی تھے اس ملک کے وزیر صاحب کی آواز شدتِ جذبات سے رندھ گئی۔ اس کو اس بات پر حیرت ہوئی کہ ان کو پیار کرنے والا بھی کوئی ہو سکتا ہے۔ فرمایا۔ یہ لوگ پیار کے بھوکے ہیں۔ انگریز سامراجی طاقتوں نے بڑے مظالم ڈھائے ہیں حتیٰ کہ اب ان کے ذہنوں سے یہ بات نکل گئی کہ کوئی ان کو بھی پیار کر سکتا ہے۔ اور اس لئے جب میں نے اس بچے کو پیار کیا تو اس ملک کے وزیر کی حالت ہی بدل گئی۔

احمدیت کی صداقت کی ایک دلیل

فرمایا۔ دیکھو قادیان سے ایک کمزور آواز بلند ہوئی جب یہ آواز بلند ہوئی تو ساری دنیا نے مخالفت کا پورا زور لگا دیا۔ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماموریت کا دعویٰ بھی نہ کیا تھا کہ ۲۰۰ علمائے ہندوستان نے آپ پر کفر کے فتوے لگا دئے۔ لیکن یہ آواز بلند ہوتی چلی گئی اور دنیا کی مخالفتوں کے علی الرغم اب ہم یہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اب احمدیت کے ذریعہ ہدایت پانے والے دنیا کے کونے کونے میں پائے جاتے ہیں۔ اس سے بڑی دلیل احمدیت کی سچائی کی اور کیا ہو سکتی ہے۔

ربوہ کو ایک مثالی شہر بنانے کا عزم

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ کو صفائی اور باغات کے لحاظ سے ایک مثالی شہر بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے حضور اقدس نے ایک "مجلس صحت" کی تشکیل فرمائی ہے۔ حضور اقدس دو مرتبہ مجلس صحت کے زیر اہتمام کئے جانے والے وقارِ عمل کا معائنہ کرنے تشریف لے گئے۔ اور موقع پر ہدایات جاری فرمائیں اس موقعہ پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ چینی لوگوں نے وقارِ عمل کی روح پر عمل کرتے ہوئے بڑے بڑے عظیم ڈیم وغیرہ بنائے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں میں تو اسلامی روح اور جذبہ کے ماتحت ان سے بہت زیادہ کام کرنے کی خواہش ہونی چاہیئے۔ فرمایا۔ اب انشاء اللہ بہت جلد ربوہ کو گل و گلزار بنا دیا جائے گا۔

حضور اقدس نے دو مرتبہ دورہ کے دوران اپنے ہاتھ سے کدال بھی چلائی اور اس طرح خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

ایک دعوتِ طعام کا اہتمام

حضور اقدس نے پچھلے پندرھواڑے میں زمین 'عشرت آباد' میں بڑے پیمانے پر ایک دعوتِ طعام کا اہتمام غیر احمدی معززین کے لئے کیا۔ یہ دوست دل بھر حضور اقدس کے بابرکت کلمات سے مستفیض ہوئے۔ ان کے علاوہ احمدی دوست بھی خاصی تعداد میں مدعو تھے۔

پریشانیوں سے نجات پانے کا نسخہ

ایک دوست نے حضور اقدس کی خدمت میں تحریر فرمایا کہ حضور پریشانیوں نے گھیر رکھا ہے اور طبیعت ہر وقت بے چین رہتی ہے حضور کوئی وظیفہ بتائیں کہ پریشانیوں کے بادل چھٹ جائیں۔ حضور نے اس کے خط پر تحریر فرمایا:

"سورۃ فاتحہ کثرت سے پڑھیں انشاء اللہ پریشانیاں دور ہو جائیں گی"

خلافت جوبلی علم انعامی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۲ء کے دوسرے روز مورخہ یکم اپریل پہلے اجلاس سے قبل ۱۳۴۹-۵۰ ہش / ۱۹۷۰-۷۱ء میں مجلس خدام الاحمدیہ میں کارکردگی اور مستعدی کے لحاظ سے اول آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کو ازراہِ شفقت اپنے دستِ مبارک سے خلافت جوبلی علم انعامی عطا فرمایا اور مجلس ڈرگ روڈ (کراچی) اور مجلس کنری (سندھ) کو علی الترتیب دوم سوم قرار دئے جانے کی بناء پر سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

پہلی دس مجالس کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ یہ تمام مجالس مبارکباد کی مستحق ہیں۔

لائلپور شہر۔ ڈرگ روڈ۔ کنری۔ سرگودھا کراچی۔ خوشاب۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ ربوہ مغل پورہ۔ نورنگر فارم

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۷۸۶

میں احمد صادق ولد چوہدری محمد صادق صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۸½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-8/5 دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۲/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: احمد صادق ولد چوہدری محمد صادق صاحب R-8/5 دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸۔
گواہ شد: محمد داؤد ولد چوہدری محمد اسحٰق صاحب 3/122/C فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸
گواہ شد: چوہدری محمد صادق دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸

مسل نمبر ۲۰۷۹۴

میں اشرف بی بی زوجہ چوہدری مکھن خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

میری موجودہ جائداد صرف ایک بکری ہے جس کی قیمت -/۲۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: اشرف بی بی زوجہ چوہدری مکھن خان صاحب جھنگڑ حاکم والا ڈاک خانہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: محمد اسلم جھنگڑ حاکم والا واربرٹن ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: حاجی فضل محمد زعیم انصار اللہ جھنگڑ حاکم والا واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۹۵

میں فضل بی بی بیوہ غلام علی صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن چک ۶۹ گھسیٹ پورہ رکھ برانچ، ڈاک خانہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۱۱/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے
دو ایکڑ مالیتی آٹھ ہزار -/۸۰۰۰ روپے
اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فضل بی بی بیوہ غلام علی چک ۶۹ رکھ گھسیٹ پورہ شاہ کوٹ لائل پور
گواہ شد: مولوی عبدالرحیم امیر جماعت احمدیہ ۶۹ رکھ گھسیٹ پورہ۔ براستہ شاہ کوٹ لائل پور
گواہ شد: محمد طفیل پسر موصیہ چک ۶۹ رکھ گھسیٹ پورہ شاہ کوٹ۔ ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۷۹۶

میں محمد عبداللہ ولد عطاء اللہ خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکار عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن پہاڑنگ اچا۔ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۹/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

میرا گزارہ اس وقت والد صاحب کی جائداد پر ہے جو کہ بیس ایکڑ اراضی ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد عبداللہ ولد عطاء اللہ صاحب ساکن پہاڑنگ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد: محمد شریف امیر جماعت احمدیہ پہاڑنگ اچا تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: سید اعجاز حسین انسپکٹر بیت المال سلسلہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۹۷

میں ملک بشارت علی خان ولد ملک عبداللہ خان صاحب قوم ککے زئی عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

ایک عدد مکان مالیتی چار ہزار روپے جس کے ۳/۴ حصہ کا مالک ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: بشارت علی خان ولد عبداللہ خان صاحب شاہدرہ ٹاؤن۔ لاہور
گواہ شد: ماسٹر عبدالرحمن محلہ سنگ تراشاں گلی ۴۸ مکان ۲ شاہدرہ ٹاؤن۔ لاہور
گواہ شد: ناصر احمد دکاندار ۲۳/۴ مین روڈ شاہدرہ ٹاؤن۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۷۹۸

میں وحیدہ قمر زوجہ سید ظہور احمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ذخیرہ ڈاک خانہ تخت محل ضلع بہاول نگر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے
زیور طلائی وزنی پندرہ تولے جس کی مالیت موجودہ -/۲۷۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: وحیدہ قمر ساکن ذخیرہ ز مومن پورہ ڈاک خانہ تخت محل ضلع بہاول نگر۔
گواہ شد: محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالعلوم غربی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ شد: سید ظہور احمد شاہ ساکن ذخیرہ مومن پورہ ڈاک خانہ تخت محل۔ ضلع بہاول نگر۔

مسل نمبر ۲۰۷۹۹

میں صغریٰ بیگم زوجہ غلام قادر صاحبہ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

حق مہر مبلغ ایک سو روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ نقد ۳۰۰ روپے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: صغریٰ بیگم ساکن دارالعلوم غربی ربوہ
گواہ شد: محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محلہ دارالعلوم
گواہ شد: غلام قادر محلہ دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ!

جن قائدین نے ابھی تک

بجٹ

نہیں بھجوائے ۳۰ اپریل تک بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا سے ایک احمدی ڈاکٹر کا خط

"اللہ تعالیٰ خود لوگوں کو بھیج رہا ہے اور خود ہی انہیں شفا بخش رہا ہے"

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ "نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم کے تحت مغربی افریقہ میں پہنچ کر حضرت بلالؓ کے بھائیوں کی خدمت میں مصروف احمدی ڈاکٹروں کی خاص راہنمائی فرما رہا ہے اور ڈاکٹر صاحبان اس کی تائید و نصرت کے ساتھ بطریق احسن اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

اس سکیم کے تحت افریقہ میں پہنچنے والے خوش نصیب ڈاکٹروں میں سے ایک قاضی ڈاکٹر منور احمد صاحب ایم بی بی ایس۔ ڈی ٹی ایچ (لندن) ابن محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب ہیں۔ نائیجیریا کے مقام بکورو (BUKURU) میں ۴ر فروری ۱۹۷۲ء کو ان کے ہسپتال کا افتتاح ہوا تھا۔ ان کا ایک خط درج ذیل کیا جاتا ہے جو حضور کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

"مریضوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ حیرت یہ ہو رہی ہے کہ ہمیں ایک پل بھی مریضوں کے لئے انتظار نہیں کرنا پڑا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ خود لوگوں کو بھیج رہا ہے اور خود ہی ان کو شفا بخش رہا ہے۔ نواحی علاقوں کے چیفس نے آکر از حد شکریہ ادا کیا (بکورو میں ہسپتال کھولنے کیلئے) اپنی مدد کا یقین دلایا اور التجا کی کہ اس نیک کام کے شروع کرنے میں میں اس بزرگ بالا ہستی کو ان کا سلام پہنچا دوں جس نے اس عظیم اور نسل انسانی کے لئے فائدہ مند کام کے متعلق سوچا۔"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مجاہد ڈاکٹروں کو حضرت بلالؓ کے بھائیوں کی بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق دے اور یہ جلد تر وہاں اسلام کا غلبہ لانے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک پاکستان کے نام کو بھی وہاں چمکانے والے بنیں۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

محترم مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی مبلغ قادیان ۱۴ر مارچ ۱۹۷۲ء ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم ۱۹۲۶ء میں احمدی ہوئے تھے اور جلد ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر دیہاتی مبلغین کلاس میں شامل ہو گئے۔ درویشی کا صبر آزما زمانہ بڑی خوش دلی اور استقلال سے گذارا۔ اپنے حلقہ تبلیغ میں اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔

مرحوم کو جگر اور معدہ کی ایک عرصہ سے تکلیف تھی۔ گذشتہ فروری میں مرض شدت اختیار کر گئی جس کے پیش نظر انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ اور مقدور بھر علاج معالجہ کیا گیا۔ مگر وقت مقدر آن پہنچا تھا۔ ۱۷ر مارچ پچھلے پہر اپنے آقا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے دوسرے دن انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے اہل و عیال کا خود کفیل ہو۔

(ناظر خدمت درویشاں)

ناظمین انصار اللہ کی فوری توجہ کے لئے

سال رواں کی پہلی سہ ماہی ختم ہو گئی ہے مگر ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے بجٹ تشخیص ہو کر نہیں آئے۔ امید ہے ناظمین کرام اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اپریل میں کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہ رہے گی جس کی طرف سے بجٹ موصول نہ ہو جائے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

امرائے اضلاع و مربیان صاحبان کی توجہ کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا کہ جماعت ایک ماہ کے اندر اندر وقف عارضی کی کمی کو پورا کرے۔ امراء اضلاع اور مربیان صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں احباب جماعت سے وقف عارضی کے فارم پُر کروا کر جلد بھجوائیں تا میعاد کے اختتام پر حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جائے کہ احباب جماعت نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کر دی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

تقرر ناظم انصار اللہ کراچی

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ نے مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب کی جگہ کیپٹن سید افتخار حسین صاحب کو بطور ناظم انصار اللہ کراچی ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۳ء تک کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ تقرر مبارک کرے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کراچی کی مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ ناظم صاحب انصار اللہ سے تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوری ضرورت

ہمیں تین ایسے فزیشن اور سرجن ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جنہوں نے ایم بی بی ایس پاس کرنے کے بعد بھی کچھ تجربہ حاصل کیا ہو۔

مغربی افریقہ میں کام کرنے کے خواہش مند ڈاکٹر فوری طور پر ہم سے رابطہ قائم کریں۔ نیز جملہ جماعتوں کے عہدیداران بھی اس ضرورت کو پورا کرنے کی طرف فوراً توجہ فرمائیں اور ڈاکٹروں کے کوائف ہمیں بھجوائیں بلکہ ان سے مل کر ان کو تحریک بھی کریں۔

اب تک لاہور کی جماعت نے اس سلسلہ میں تعاون فرمایا ہے۔ باقی جماعتیں بھی اس کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۹-۴-۷۲ بروز ہفتہ بوقت دس بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی: قد: ۵ فٹ ۴ انچ۔ چھاتی ۳۲"-۱.۵"۔ وزن: ۱۰۷ پونڈ تعلیم کم از کم تین جماعت۔ عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک۔

(ناظر امور عامہ)

دعائے نعم البدل

میرا بچہ عزیزم فرید احمد بعمر چھ سال چند یوم بعارضہ بخار بیمار رہ کر وفات پا گیا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نعم البدل سے نوازے

(محمد صدیق ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴